باسمه سبحانه

قل هذه سبیلی ادعوا الی الله علی بصیرة انا ومن اتبعنی سبحان الله وما انا من المشرکین

میرا طریقہ تو یہ ہے کہ میں لوگوں کو خدا کی طرف بلاتا ہوں میں اور میرا پیرو دونوں مضبوط دلیل پر ہیں اور خدا ہر عیب و نقص سے پاک و پاکیزہ ہے اور میں مشرکین سے نہیں ہوں۔

(ترجمہ قرآن)

کتاب مستطاب

اصول الشریعہ فی عقائد الشیعہ

از قلم حقیقت رقم

سرکار عمدۃ المحققین سلطان المتکلمین حجۃ الاسلام والمسلمین

حضرت علامہ الشیخ محمد حسین مدظلہ العالی علی رؤس المومنین

ناشر مکتبہ السبطین 296/9 بی سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

باسمہ سبحانہ

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰي بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ

"میرا طریقہ تو یہ ہے کہ میں لوگوں کو خدا کی طرف بلاتا ہوں، میں اور میرا پیرو دونوں مضبوط دلیل پر ہیں اور خدا ہر عیب و نقص سے پاک و پاکیزہ ہے اور میں مشرکین سے نہیں ہوں"

(ترجمہ فرمان علی)

کتاب مستطاب

اصول الشریعہ

فی

عقائد الشیعہ

SIBTAIN.COM

از قلم حقیقت رقم

سرکار صدر المحققین سلطان المتکلمین حجۃ الاسلام والمسلمین حضرت علامہ الشیخ محمد حسین مدظلہ العالی علی رؤس المؤمنین

ناشر

مکتبۃ السبطین ۲۹۶/۹ بی سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

باسمہ سبحانہ

والدہ مرحومہ کے نام

اگر سیاہ دلم، داغ لالہ زار توام
وگر کشادہ جبینم، گل بہار توام

چونکہ والد مرحوم و مغفور کا سایہ عاطفت صغر سنی میں سر سے اٹھ گیا تھا۔ لہٰذا میں بفضلہ تعالیٰ شیدائی سرکار محمد و آل محمد علیہم السلام والدۂ مرحومہ کے ہی حسن تربیت سے اس قابل ہوا کہ آج اپنی بساط و بضاعت کے مطابق کچھ خدمت دین مبین کر رہا ہوں۔ اس لئے میں اپنی اس ناچیز کتاب کو ان کے نام کے ساتھ معنون کر کے اس حقیر دینی خدمت کا ثواب بطفیل سرکار ولی عصر و امام زمان عجل اللہ تعالیٰ فرجہ ان کی روح پر فتوح کو ہدیہ کرتا ہوں۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے
سبزۂ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

آپکا
احقر محمد حسین نجفی عفی عنہ سرگودھا
ستمبر ۱۹۹۱ء

کتابت	سید شکیل ابن وزیر قرانی
طباعت	ثنائی پریس سرگودھا
قیمت	۱۵۰/ روپے
بار	چہارم
اگست ۲۰۰۰ء	

ہمارے حقوق کی معرفت کے بغیر کسی بندہ کو اس کے اعمال فائدہ نہ دیں گے۔"

(۵) ایک اور حدیث کے ضمن میں جو اپنے بزرگوار کے سلسلہ سند سے آنحضرتؐ سے مروی ہے آنحضرتؐ فرماتے ہیں:
والذی نفس محمد بیدہ لو ان عبداً جاء یوم القیٰمۃ بعمل سبعین نبیاً ما قبل اللہ ذالک منہ حتی یلقاہ بولایتی وولایۃ اھل بیتی (بحار ج ۷ ص ۱۸۰) "اس ذات ذوالجلال کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمدؐ کی جان ہے اگر کوئی شخص (بالفرض) بروز قیامت ستر نبیوں کے عمل کے برابر عمل لے کر بھی حاضر ہو مگر جب تک میری اور میرے اہل بیتؑ کی ولایت کا قائل نہ ہوگا خدا ہرگز اس کے عمل قبول نہیں کرے گا۔"

(۶) امالی شیخ مفید مطبوعہ نجف اشرف میں بروایت محمد بن مسلم جناب امام محمد باقر علیہ السلام و امام جعفر صادقؑ سے ایک حدیث کے آخر میں منقول ہے فرمایا نحن اھل البیت لا یقبل اللہ عمل عبد وھو یشک فینا۔ "ہم وہ اہل بیت رسولؐ ہیں کہ خداوند عالم کسی ایسے بندے کا عمل ہرگز قبول نہیں کرتا جو ہماری امامت و ولایت میں شک کرنے والا ہے۔"

(۷) مرآۃ الانوار ص ۲۲ میں بحوالہ اصول کافی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے فرمایا وصل اللہ طاعۃ ولی امرہ بطاعۃ رسولہ وطاعۃ رسولہ بطاعتہ فمن ترک طاعۃ ولاۃ الامر لم یطع اللہ ولا رسولہ "خدا تعالیٰ نے اولی الامر کی اطاعت کو اطاعت رسولؐ کے ساتھ اور اطاعت رسولؐ کو اپنی اطاعت کے ساتھ مقرون کیا ہے۔ لہٰذا جو شخص اولی الامر کی اطاعت نہیں کرتا اس نے خدا و رسولؐ کی بھی اطاعت نہیں کی ہے۔"

(۸) اسی کتاب کے ص ۲۲ پر بحوالہ ثواب الاعمال حضرت صادق علیہ السلام سے یہاں تک منقول ہے فرمایا الناصب لنا اھل البیت لا یبالی صام او صلی او زنی او سرق انہ فی النار انہ فی النار۔ "جو شخص ہمارا دشمن ہے اس کے لئے نماز پڑھنا اور روزہ رکھنا یا زنا اور چوری کرنا برابر ہے وہ بہرحال جہنم ہی میں جائے گا۔" ولنعم ما قیل

من لم یوال فی البریۃ حیدراً   سیان عند اللہ صلی او زنیٰ

انہی حقائق کی بنا پر حضرت علامہ مجلسیؒ فرماتے ہیں۔ اعلم ان الامامیۃ اجمعوا علی اشتراط صحۃ الاعمال وقبولہا بالایمان الذی من جملتہ الاقرار بولایۃ جمیع الائمۃ علیہم السلام وامامتہم والاخبار الدالۃ علیہ متواترۃ بین الخاصۃ والعامۃ۔ "یعنی جاننا چاہیے کہ تمام فرقہ حقہ امامیہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ تمام اعمال کی صحت اور قبولیت کی شرط ایمان ہے اور منجملہ ایمان کے تمام ائمہ اطہارؑ کی امامت و ولایت کا اقرار بھی ہے۔ اور اس امر پر جو روایات دلالت کرتی ہیں وہ فریقین کے نزدیک متواتر ہیں۔" (بحار ج ۷ ص ۲۲۶)

اور رئیس المحدثین حضرت شیخ صدوقؒ اپنے رسالہ اعتقادیہ میں تحریر فرماتے ہیں۔" واعتقادنا فیمن جحد امامۃ امیر المومنین والائمۃ من بعدہ علیہم السلام انہ کمن جحد نبوۃ جمیع الانبیاء ورسالتہم

جو شخص حضرت امیر المومنینؑ اور دوسرے ائمہ طاہرینؑ کی امامت کا انکار کرے اس کے متعلق ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ وہ اس شخص کی مانند ہے جو تمام نبیوں کی نبوت کا انکار کرے۔

تشریح یہاں چند لفظوں میں اس امر کی تشریح کر دینا بھی ضروری ہے کہ مذکورہ بالا ارشادات معصومین سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ ولایت و صایت ائمہ اطہارؑ کا اعتقاد و اقرار اعمال شرعیہ کی صحت اور قبولیت کی شرط ہے۔ یعنی اس کے بغیر کوئی عمل صالح شرف قبولیت حاصل نہیں کر سکتا۔ یہ اقرار ولایت اعمال صالحہ کی بجا آوری سے گلو خلاصی اور چھٹی دلانے کے لئے نہیں ہے جیسا کہ بعض عوام الناس کے ذہنوں میں بعض غیر ذمہ دار اہل منبر و مضرخوانوں نے راسخ کر دیا ہے۔ بلکہ احادیث سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ عمل صالح کی بجا آوری اور محارم سے اجتناب کئے بغیر ولایت اہل بیتؑ حاصل ہو ہی نہیں سکتی۔ چنانچہ امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں "لاتنال ولایتنا الا بالورع والعمل" یعنی عمل صالح کی بجا آوری اور محرمات شرعیہ سے دامن بچائے بغیر ہماری ولایت حاصل ہو ہی نہیں سکتی۔ والی غیر ذالک من الاخبار"

اسی طرح ان ذوات عالیہ کے فضائل صحیح و مناقب کی تو ثیق و فعلاً نشر و اشاعت کرنے کی مدح اور ان کے انکار کرنے کی مذمت سے کتب حدیث لبریز ہیں۔ اس سلسلہ میں صرف بحار الانوار جلد ہفتم کا مطالعہ کر لینا ہی کافی ہے۔

لیکن ان تمام تاکیدات و تہدیدات اور ترغیبات کے باوجود اکثر لوگ افراط سے باز آئے اور نہ تفریط سے بلکہ اعتدال کا دامن ہاتھوں سے چھوڑ بیٹھے۔ "وما تغنی الایات والنذر عن قوم لا یؤمنون" چنانچہ بعض کثرت معرفت مقدار فضائل کا انکار بلکہ ان ذوات قدسیہ کی امامت و خلافت کا بھی انکار کر کے ابدی ہلاکت کا شکار ہو گئے اور بعض نے حق غلط انداز محبت اختیار کر کے غلو و تفویض کے اتھاہ سمندر میں غرق ہو گئے۔ اور ائمہ اہل بیتؑ کے بارے میں محض اپنے ذاتی خیالات و قیاسات اور غلط تاویلات سے وہ وہ عجیب و غریب من گھڑت نظریات قائم کئے۔ کہ جن کا نام و نشان قرآن میں کہیں موجود ہے۔ اور نہ صحیح احادیث نبویہ اور ارشادات ولویہ میں کوئی نام و نشان ہے۔ نہ کلام علماء اعلام سے کوئی ثبوت ملتا ہے۔ اور نہ عقل سلیم ان کی تائید و تصدیق کرتی ہے۔ اس کتاب میں ہم ایسے ہی بعض نظریات فاسدہ کا مدلل نقد و تبصرہ تذکرہ کریں گے۔ جو مجمع ان الفقائد کے بعد وہ بعض غلو نواز حضرات کی انجمنوں پر تقریر و تحریر میں عرتیں و قال اور مرکز بحث و جدال بنے ہوئے ہیں اور ہر جگہ پر غلط یا صحیح انداز میں ان پر بحث و تمحیص کا سلسلہ بڑے شد و مد کے ساتھ برابر جاری و ساری ہے جس سے ایک طرف ہماری وحدت ملی کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ تو دوسری طرف اغیار کے لئے اسباب تضحیک مہیا ہو رہے ہیں۔

تفریط و تقصیر کا مفہوم کیا ہے؟ آج ہم جس دور سے گزر رہے ہیں اس میں جو مادی قیاسات و